

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



زری پالیسی بیان

30 جولائی 2016ء

مالی سال 16ء میں پاکستان کی معیشت میں نمایاں بہتری دیکھی گئی اور اوسط سالانہ مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) کم ہو کر 47 سال کی پست ترین سطح 2.9 فیصد تک پہنچ گئی اور حقیقی جی ڈی پی کی نمو نے آٹھ برسوں کی بلند ترین سطح 4.7 فیصد کو چھو لیا۔ اسٹیٹ بینک کے زیر تحویل زرمبادلہ ذخائر میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا، آخر جون 2016ء تک یہ ذخائر 18.1 ارب ڈالر تھے جو چار ماہ کی درآمدات کے لیے کافی تھے۔ بجٹ خسارہ کم کرنے کی حکومتی کوششیں صحیح راہ پر گامزن رہیں اور محاصل کی وصولی توقعات سے زیادہ ہوئی۔ نجی شعبے کے قرضوں میں خاصی تیزی دیکھنے میں آئی اور معینہ سرمایہ کاری (fixed investment) اور جاری سرمائے (working capital) کے قرضے بڑھ گئے۔ زرو وسیع (broad money) کی نمو تا اب میں رہی کیونکہ حکومتی قرض پست رہا۔ اس بہتری کے منظر نامے کو محتاط انداز میں جانچتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 16ء میں اپنا پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 75 بی پی ایس کم کر دیا، جو مالی سال 15ء میں کی گئی 300 بی پی ایس کی کٹوتی کے علاوہ تھا۔

معیشت کی اس بہتری میں بیرونی اور ملکی عوامل دونوں کا کردار ہے۔ بیرونی شعبے میں برآمدی نمو میں کمی کے باوجود تیل کی کم قیمتوں، کارکنوں کی بھرپور ترسیلات زر اور سرکاری رقوم کی وافر آمد کی وجہ سے بازار مبادلہ مستحکم رہا۔ ملک کے اندر ایف بی آر کے محاصل میں اضافے سے ترقیاتی اخراجات بڑھانے اور ساتھ ہی مالیاتی خسارے کو ہدف کی سطح کے قریب رکھنے میں مدد ملی ہے۔

اگرچہ کرنسی کی اضافی طلب اور بعض مواقع پر کمرشل بینکوں سے حکومتی قرضوں کی بنا پر بازار زر (money market) دباؤ میں رہا تاہم مارکیٹ کو کافی سیال رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے مؤثر ادخالات (injections) سے زری پالیسی کی بہتر ترسیل میں مدد ملی ہے۔ یہ کیفیت شبینہ (overnight) ریپوریٹ میں نمایاں تھی جو اوسطاً پالیسی ریٹ کے قریب رہا۔ مجموعی لحاظ سے سشماہی کابور میں مالی سال 16ء کے دوران 93 بی پی ایس کی بھاری کمی دیکھی گئی ہے جبکہ مئی 2015ء سے مئی 2016ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں 75 بی پی ایس کی کمی ہوئی تھی۔ اس طرح مالی سال 16ء میں نجی شعبے کے قرضے میں 461 ارب روپے کا نمایاں اضافہ لانے میں مدد ملی ہے جبکہ مالی سال 15ء میں یہ اضافہ 224 ارب روپے تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ شرح قرض گاری سیالیت کی فراہمی کے ہمراہ نجی شعبے کے قرضے کی رفتار بڑھا رہی ہے۔

مالی سال 17ء میں آگے چل کر بیرونی شعبے کے منظر نامے پر اثر انداز ہونے والے عوامل مالی سال 16ء سے ملتے جلتے ہیں۔ متوقع نان آئل درآمدات کے بڑھنے کی بنا پر جاری کھاتے (current account) کے خسارے میں معمولی اضافے کے باوجود کارکنوں کی ترسیلات زر میں مثبت نمو سے قابل انتظام حدود میں رکھیں گی۔ ساتھ ہی ساتھ مالی کھاتے میں دو طرفہ اور کثیر فریقی منصوبہ جاتی قرضوں کی خاصی رقم آنے سے توازن ادائیگی میں مجموعی طور پر فاضل رقم رکھنے میں مدد ملے گی۔ امکان ہے کہ ایم ایس سی آئی کی جانب سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کے اشاریے میں پاکستانی اسٹاک مارکیٹ کی درجہ بندی کی تبدیلی کی بنا پر بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (FPI) بڑھنے سے اس فاضل میں مزید اضافہ ہوگا۔

تاہم تیل کی قیمتوں میں غیر متوقع اضافے کا نتیجہ تجارتی خسارہ بڑھنے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ چین میں معاشی سست روی کے باعث عالمی تجارت میں مزید ہکا بکاڑے سے یہ مسئلہ شدت اختیار کر سکتا ہے۔ خلیج کے علاقے میں سست روی سے کارکنوں کی ترسیلات زر کی نمو میں کمی آسکتی ہے۔ مزید برآں، بریگزٹ کے بعد کی مدت میں یورپی یونین میں معاشی بحالی کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کے ملک میں مالی رقوم کی آمد (financial inflows) اور تجارت پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



مالی سال 17ء میں پاکستان کی معاشی نمو میں مزید اضافہ ہوگا۔ امکان ہے کہ معاشی تحریک مالی سال 16ء جیسے مثبت عوامل کے تسلسل سے ملے گی جو یہ ہیں: (i) پی ایس ڈی پی اور پاک چین اقتصادی راہداری کے تحت بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری؛ (ii) صنعتوں کو توانائی کی دستیابی میں بہتری؛ (iii) دانشمندانہ زری پالیسی کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات؛ (iv) نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال میں بھرپور اضافہ؛ اور (v) امن و امان کی بہتر ہوتی صورت حال۔ منفی سپلائی شاکس، اجناس کی قیمتوں میں مسلسل کمی کا رجحان اور سلامتی کی صورت حال کو کسی بھی دھچکے سے مالی سال 17ء میں جی ڈی پی کی نمو کے لیے مقررہ 5.7 فیصد کے ہدف کو حاصل کرنے کا امکان متاثر ہو سکتا ہے۔

ان خطرات کی عدم موجودگی اور موجودہ رفتار برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 17ء میں جی ڈی پی کی نمو میں بھی تیزی آسکتی ہے۔ اس ممکنہ منظر نامے کو تشکیل دینے میں آپس میں منسلک دو عوامل کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ پہلا، پی ایس ڈی پی اور پاک چین اقتصادی راہداری سے متعلق سرمایہ کاریوں اور سرگرمیوں میں تیزی آنے کی جو تعبیرات اور منسلک صنعتوں، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (LSM)، بجلی کی پیداوار میں اضافے اور خدمات کے شعبے پر اس کے اثرات اور ملک میں سرمایہ کاری کے ماحول کو فروغ دینے کے حوالے سے کلیدی اہمیت کا حامل ہوگا۔ دوسرا، آئی ایم ایف پروگرام کی کامیاب تکمیل پاکستانی معیشت اور حکومت کے اعتماد میں اضافہ کرے گی جس کی اشد ضرورت ہے جس سے مالی سال 17ء میں نمو کے امکانات مزید بڑھ جائیں گے۔

معاشی سرگرمی میں اضافہ مہنگائی کو متاثر کر سکتا ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی ہے کہ مالی سال 17ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 4.5 تا 5.5 فیصد کی حد میں رہے گی۔ گیس کی قیمتوں میں کسی قسم کے اضافے، مالیاتی اخراجات اور رسد میں تعطل سے اس تجربے کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ تیل کی غیر یقینی عالمی قیمتیں اس پیش گوئی کو لاحق اہم خطرہ ہیں۔ کمزور عالمی طلب کے علاوہ بریگزٹ کی بنا پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں ممکنہ کمی اور ملک کے اضافی غذائی اسٹاک کو نکالنے میں حاصل مشکلات سے بھی گرانی کی اس پیش گوئی کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

زری پالیسی کمیٹی نے تفصیلی غور و خوض کے بعد پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔